Digitized By Khilafat Library Rabwah

126

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

شنبہ

B5O9. Ch. Fazl Ahmad Sb.
A.D.9 of Schools B.A.B.T.
Block No. 16
SARGODHA.
Distt. Shahpur

جلد ۳۳ | ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ش | ۴ شعبان ۱۳۶۴ھ | ۱۴ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۸۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ظہور (اگست) آج صبح سیدہ سارہ بیگم رضی اللہ عنہا حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے والد بزرگوار حضرت مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بذریعہ فون اس کی اطلاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دی۔ حضور ۷½ بجے بعد شام تشریف لے آئے۔ اور بعد نماز عشاء حضور نے بہت بڑے مجمع سمیت مدرسہ احمدیہ کے صحن میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں لمبی دعا فرمائی۔ جب میت اٹھائی گئی۔ تو حضور نے کندھا دیا۔ مقبرہ بہشتی تک ساتھ تشریف لے گئے۔ اور تدفین کے بعد دعا کر کے واپس تشریف لائے۔

حضرت مولوی صاحب نے ۸۵ سال کی عمر میں لمبی علالت کے بعد وفات پائی۔ اور مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے ہمراہ ڈلہوزی سے حرم رابع، صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ اور صاحبزادی نصیرہ بیگم صاحبہ تشریف لائیں۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ساتھ آئے ہیں۔

ازالفضل قادیان — ۲۴ شعبان ۱۳۶۴ھ

ارشادات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایک رویا اور ایک کشف

۸ مارچ ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری مولوی فاضل)

(۱)

فرمایا ۱۷ یا ۱۸ فروری کو میں نے درس سے پہلے جو رویا سنائی تھیں۔ اس دن ایک رویا کا سنانا میں بھول گیا تھا۔ لاہور میں جو میری تقریر ہوئی۔ اس کے بعد میں اخبار پڑھ رہا تھا۔ کہ اس میں امتحانوں کا ذکر آیا۔ اسے پڑھ کر معاً مجھے وہ رویا یاد آ گئی۔ اور ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی سمجھ میں آ گئی۔ وہ رویا یہ ہے دیکھا کہ میں نے اخبار "انقلاب" کھولا ہے۔ اس میں کچھ عبارت اوپر لکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد سطر ڈیڑھ سطر کی جگہ خالی چھوڑ کر پھر کچھ لکھا ہے۔ پھر دس بارہ سطروں کی جگہ خالی ہے۔ اور پھر کچھ لکھا ہے۔ جس میں ایک سطر یہ ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے۔ جب میں نے یہ فقرہ پڑھا۔ تو میری طبیعت میں سخت انقباض پیدا ہوا۔ اور مجھے اپنے آپ پر بہت غصہ آیا۔ کہ یہ مجھے کیا سوجھی۔ جب مجھے اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے۔ تو انٹرنس کا امتحان پاس کرنے میں کونسی عزت تھی۔ یہ میں نے کیا حرکت کی اس امتحان کی کیا ضرورت تھی۔ پھر رویا میں ہی منٹ ڈیڑھ منٹ کے بعد میں یہ کہتا ہوں۔ کہ جب امتحان دیا ہوگا تو کسی حکمت کے ماتحت ہی دیا ہوگا۔ جو اس وقت میرے ذہن میں نہیں آتی۔ کہ کیا حکمت تھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ضرور کوئی حکمت ہوگی۔ یہ خیال آتے ہی پھر میرے دل میں خیال آیا۔ اچھا پھر بی۔ اے کا امتحان بھی دے دوں۔ مگر پھر خیال کرتا ہوں۔ کہ انٹرنس کے بعد تو بی۔ اے کا امتحان نہیں دیا جا سکتا درمیان میں ایف۔ اے کا امتحان دینا ضروری ہوتا ہے۔ کیا اب مجھے انٹرنس کے بعد ہی بی۔ اے کا امتحان دینے کی اجازت مل جائیگی۔ اور پھر آپ ہی دل میں سمجھتا ہوں کہ ہاں اجازت مل جائے گی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب مجھے اخبار پڑھتے پڑھتے یاد آیا۔ جو پہلے بھول چکا تھا۔ اور ساتھ ہی اس کی تعبیر بھی سمجھ میں آ گئی۔ کہ اس سے میرا لاہور کا لیکچر مراد تھا۔ جس میں کثرت سے کالجوں کے طلباء اور پروفیسر شامل ہوئے۔ انٹرنس کے معنے داخلہ کے ہوتے ہیں۔ اس لیکچر کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسروں اور طلباء کے اندر نفوذ کرنے اور ان کے دلوں پر اثر ڈالنے کا راستہ کھول دیا۔ اور ان کے ساتھ تعلق پیدا کر دیا۔ اور بی۔ اے کمال کو کہتے ہیں۔ بی۔ اے کا امتحان دینے کا ارادہ کرنے سے مراد یہ ہے۔ کہ اگر اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ اور اس اثر کو بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ اثر کمال تک پہونچایا جا سکتا ہے۔ اور اس خبر کے اخبار "انقلاب" میں پڑھنے سے مراد یہ ہے۔ کہ اسلام کا اقتصادی نظام ایک عظیم الشان انقلاب کے ذریعہ سے دنیا میں جاری ہوگا۔

(۲)

خطبہ نکاح پڑھتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

یہ نکاح دو نوجوانوں کے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر مجھے بتایا تھا۔ کہ ان کے نکاح کی اس لڑکی سے تجویز ہے۔ میں صبح کے وقت لیٹا ہوا تھا۔ کہ باہر سے ایک لڑکا آیا۔ جو ہمارے گھر میں کام کرتا ہے۔ اس نے آ کر پنجابی میں کہا۔ کہ باہر اک بڈھی کھڑی اے (یعنی باہر ایک عورت کھڑی ہے) ناصر احمد کی والدہ باہر گئیں۔ کہ دیکھیں کون عورت باہر کھڑی ہے۔ اتنے میں مجھ پر غنودگی طاری ہوئی۔ اور کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ میرے سرہانے کی طرف ایک لڑکی کھڑی ہے۔ جو ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی ہے۔ اور سامنے ڈاکٹر شاہنواز صاحب کا لڑکا محمود احمد کھڑا ہے۔ اور کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ اس لڑکی کا رشتہ اس لڑکے کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔ اس کا یہ کہنا اس رنگ میں تھا۔ کہ مجھ سے اجازت مانگ رہے ہیں۔ کہ یہ رشتہ مناسب ہے یا نہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ جب میری آنکھ کھلی تو ناصر احمد کی والدہ واپس آ چکی تھیں۔ پہلے تو انہوں نے یہ سمجھ کر کہ میں سو گیا ہوں ایک لفافہ جو باہر سے لائی تھیں دوسری جگہ پر رکھ دیا۔ لیکن جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ میں جاگ رہا ہوں۔ تو انہوں نے وہ لفافہ مجھے دیا۔ اور کہا کہ یہ زینب نے دیا ہے۔ میرا ذہن اس ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی بیوی کی طرف نہیں گیا۔ جو میاں عبد الرزاق صاحب کی لڑکی اور ڈاکٹر شاہنواز صاحب کی سالی ہیں۔ میں نے پوچھا کون زینب انہوں نے کہا ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی بیوی۔ میں نے کہا عجیب بات ہے۔ ابھی میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم کی لڑکی میرے سرہانے کھڑی ہے،

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا۔ سارا کشف نہیں سنایا تھا۔ کہ ام ناصر احمد کہنے لگیں۔ کہ ان کی لڑکی ہی یہ خط لاتی ہے۔ میں ابھی اس کو بلا لاتی ہوں۔ چنانچہ وہ گئیں اور اس لڑکی کو بلا لائیں۔ لیکن یہ لڑکی وہ نہیں تھی۔ جس کے متعلق میں نے کشف میں دیکھا تھا۔

جس وقت وہ لڑکی آگئی تو میں نے وہ لفافہ کھولا اس میں یہی لکھا تھا۔ کہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے لڑکے محمود احمد کے لئے میری لڑکی کا رشتہ مانگتے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ یہی رؤیا میں نے ابھی ابھی دیکھا ہے۔ اور اسی رنگ میں اور اسی وقت اللہ تعالےٰ نے اسے پورا کر دیا۔ جو ہمارے لئے بھی اور دیکھنے والوں کے لئے بھی ایمان میں تازگی کا موجب ہوا۔ ضرور اس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی نہ کوئی حکمت ہے۔

محمود احمد واقف زندگی ہے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ وہ انتخاب میں آ سکیگا۔ یا نہیں۔ اس وقت تک وہ اسی نیت سے تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ کہ دین کا کام کرے گا۔ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم بھی نیک آدمی تھے۔ ان کی بیوی بھی سلسلہ کی خادمہ ہیں اور لجنہ کے کاموں میں وہ پیش پیش رہتی ہیں اور اخلاص سے کام کرنے والی ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوگی کے ایام نہایت صبر اور اپنے بچوں کی نیک تربیت کرنے میں صرف کئے ہیں۔ ممکن ہے۔ ان میں سے کسی کی قربانی خدا تعالےٰ کے سامنے آگئی ہو۔ جس کے بدلہ میں خدا تعالےٰ نے ان پر یہ انعام کیا کیونکہ رؤیا و مکاشفہ میں کسی کا نام آجانا بہت بڑا انعام ہوتا ہے

حصول اولاد کے متعلق قبولیت دعا

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہایت مودبانہ گذارش ہے۔ کہ بندہ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہے۔ دعا فرماتی جاوے۔ چند ہی دن بعد قبولیت دعا کے آثار ظاہر ہو گئے۔ خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ مجھے یا میری بیوی کو ہرگز امید نہ تھی۔ بلکہ میں تو مایوس سا ہو چکا تھا۔ یہ بات جہاں پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی مہربان ہونیکا ثبوت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی قدرت کے متعلق عقل کو حیران کر دینے والی بات ہے۔ وہاں یہ حقیقت بھی ثابت کر دیتی ہے۔ کہ حضور والا صفات کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر معمولی تعلق ہے۔ اور رب السمٰوات والارضین آپ کے ساتھ بے انتہا محبت کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے حضور کی دعا کو شرف قبولیت فرما کر مجھ جیسے ادنیٰ انسان کو اپنے احسان سے سرفراز فرمایا۔

والسلام خاکسار عبد المجید عزیز بلگاؤں سی پی

ایران کے ساتھ تجارت

وہ تاجر اصحاب جو اپنا تجارتی مال ایران بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ دفتر ہذا کو اپنی اشیاء کے نمونہ جات ان کی قیمتوں کی مکمل فہرست اور دیگر ضروری کوائف بھجوا دیں تاکہ وہاں ان چیزوں کی مارکٹ تلاش کی جا سکے۔

ناظم تجارت

تبلیغی خط و کتابت کے لئے احباب جلد اپنے نام بھجوائیں

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ جس جس طریق سے ممکن ہو۔ تبلیغ کرے زبانی یا تحریری یا تقریری ایسے احباب جو اردو یا انگریزی میں اچھی طرح مافی الضمیر ادا کر سکتے ہوں۔ اپنے نام دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ تا انہیں ایسے دوستوں کے پتے ارسال کئے جائیں۔ جنہیں وہ خط و کتابت کے ذریعے تبلیغ کر سکیں۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اس سکیم کے ماتحت اپنا کچھ وقت روزانہ یا ہفتہ وار خرچ کر کے خدا کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ صرف ایک خط تبلیغی روزانہ لکھ دینا کچھ زیادہ وقت نہیں لیتا۔ لیکن درجہ بڑا ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

کیا کیا ضرورت ہے

نہ رہبر کی نہ کوئی رہنماؤں کی ضرورت ہے ۔۔۔ فقط راہِ طلب میں باوفاؤں کی ضرورت ہے
رہِ اسلام میں سب کچھ لٹا دینے کا وقت آیا ۔۔۔ فدا کر دیں جو بچے ایسی ماؤں کی ضرورت ہے
نکل آئیں فداکارانِ ملت سر بکف ہو کر ۔۔۔ دلیروں کی طلب ہے۔ سورماؤں کی ضرورت ہے
جو زورِ اتقا سے زیر کر لیں نفسِ سرکش کو ۔۔۔ شۂ ملت کو ان زور آزماؤں کی ضرورت ہے
چلا سکتے ہوں جو کشتیٔ عرفاں بحرِ ظلمت میں ۔۔۔ امامِ دیں کو ایسے ناخداؤں کی ضرورت ہے
سراسر گونج اٹھے گلزارِ عالم جنکے نغموں سے ۔۔۔ چمن میں دین کے ان خوش نواؤں کی ضرورت ہے
قسم کھاتی ہو عصمت جن کی ذاتِ پاک و اطہر کی ۔۔۔ انہیں یوسف اداؤں پارساؤں کی ضرورت ہے
جو دین اپنا مقدم کر سکیں دنیائے فانی پر ۔۔۔ مسیحِ وقت کو ان حق نماؤں کی ضرورت ہے
دلوں میں چٹکیاں لے جنکے یادِ عظمتِ رفتہ ۔۔۔ غمِ ملت کو ان درد آشناؤں کی ضرورت ہے
عدو کے دل کو بھی تسخیر کر لیں خوش کلامی سے ۔۔۔ پئے تبلیغ ان شیریں نواؤں کی ضرورت ہے
لٹا بیٹھے ہوں جو سب مال و دولت راہِ مولا میں ۔۔۔ عطا و جودِ حق کو ان گداؤں کی ضرورت ہے
جو آوازِ صداقت کو زمانے بھر میں پھیلا دیں ۔۔۔ امیر المومنیں کو ان ہواؤں کی ضرورت ہے
کھلا کرتا ہے بابِ استجابت جن کی برکت سے ۔۔۔ فضائے نیم شب کو ان دعاؤں کی ضرورت ہے
جہاں سے ابتدا ہوتی ہے فتح و نصرتِ دیں کی ۔۔۔ جفاکوشی کو ایسی انتہاؤں کی ضرورت ہے
جو آتش کی طرح کندن بنا دیں اسکے سونے کو ۔۔۔ ہر اک مومن کو ایسے ابتلاؤں کی ضرورت ہے
کہیں مقبولِ حق ہوتے ہیں کبر و ناز کے پتلے ۔۔۔ غریبوں۔ عاجزوں درد آشناؤں کی ضرورت ہے

سلیم زار کو خواہش نہیں اموالِ دنیا کی
ترے خادم کو اے آقا دعاؤں کی ضرورت ہے

(سید محمد میاں سلیم شاہ جہاں پوری از امروہہ)

لجنات سے مشورہ

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے زنانہ جلسہ کا پروگرام بنانا ہے براہ مہربانی بہنیں مضامین کے متعلق اپنے مشوروں سے آگاہ فرمائیں۔

خاکسار مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

قادیان میں عظیم الشان مذاہب کانفرنس کا انعقاد

حسب خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحسب فیصلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جائیگی۔ جو دوسرے مذاہب پر حملہ کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرینگے۔ احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔ اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ تاریخ انعقاد اور مضمون سے جلد اطلاع کی جائیگی۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"وہ چمکار دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار"

یہ الہام حضرت مسیح زمان مہدیٔ دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فی القادیان پر نازل ہوا۔ اور حضور نے اس الہام ربانی کے متعلق اپنی ایک نظم میں جو اس شعر سے شروع ہوتی ہے۔ ؎

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنیکے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانیکے دن

یہ تہدید فرمائی۔ ؎

"وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھوگے سمجھانیکے دن"

کلام الٰہی کے معانی بہت وسیع ہوتے ہیں۔ اور لفظ "نشان" سے مراد ہر طرح کا معجزہ ہے لیکن جیسا کہ یہ الہام موجودہ زمانہ کے فلق ظہر الفساد فی البرّ والبحر بما کسبت ایدی الناس تباہی خیز جنگوں کے متعلق بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس سے مراد جنگ ہائے عظیم ہیں۔ جو پانچ مرتبہ ہونگی۔ ان میں سے دو تو گویا ختم ہو چکی ہیں۔ اور تیسری ہونے والی ہے۔

پہلی جنگ جس کو گریٹ وار کہا گیا تھا جب ختم ہوئی تو عام خیال یہ تھا۔ کہ اب مستقبل قریب میں کوئی اور جنگ برپا نہ ہوگی۔ مگر اب جبکہ دوسری جنگ ابھی کچھ باقی ہے۔ سوائے چند کے عام کا خیال یہ ہے۔ کہ پہلی جنگ بنیاد تھی دوسری جنگ کی۔ اور یہ دوسری پیش خیمہ ہے تیسری کا۔ اندریں حالات کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان جنگوں کی آفت پانچ مرتبہ تک ضرور نازل ہوگی۔ تا خدا کا قول مندرجہ عنوان پورا ہو جائے۔

یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ جس طرح پہلی جنگ نام امن کے لئے لڑی گئی تھی اور وہ ناکام ثابت ہوئی تھی۔ اسی طرح دوسری جنگ کے متعلق بھی فاتحین کا یہ خیال کہ وہ اپنے زور بازو سے دُنیا میں امن قائم کرکے اپنے خیالی نظامِ نو کو جاری وساری کردینگے۔ سوائے آزمودہ کو آزمانا کے اور کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ قیام امن کی خواہش جب تک نفسانی ہوس سے خالی نہ ہو۔ سود اسے خام ہوا کرتی ہے ہوسکتا ہے۔ کہ فاتحین مفتوح اقوام کو بالکل بے دست وپا کردیں۔ اور اس کے بعد خود بھی غیر مسلح ہو جائیں۔ مگر جب تک فریقین کے دل پاک وصاف نہ ہونگے۔ امن اور صلح کا وجود عنقا ہی رہے گا۔ لہذا بہت ممکن ہے۔ کہ جس طرح پہلی جنگ کے آلات یو بوٹ اور ہوائی جہاز وغیرہ دوسری جنگ میں نمایاں ترقی کرکے زیادہ مہلک ثابت ہوئے۔ اور خطرناک راکٹوں کی ایجاد ہوئی۔ آئندہ جنگوں کے دوران میں ایسے تباہی خیز آلات ایجاد ہو جائیں۔ جن سے اپنے گھر بیٹھے خانہ دشمن کو نیست ونابود کر دیا جا سکے۔ حتیٰ کہ پانچویں جنگ تک دنیا کی ایسی کایا پلٹ جائے جسے قیامت کبریٰ کہا گیا ہے۔ اور جو دنیا کا تختہ الٹ کر رکھ دے۔

اس زمانہ میں جسے روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہے جس قدر علوم دنیاوی سائنس۔ فلسفہ وغیرہ کا عروج ہوا ہے۔ چونکہ وہ روحانی شعاع سے معرا تھے۔ اس لئے "برمن بلا شدی" کے مصداق بن گئے ہیں۔ اور اہل دنیا کی کثرت نے اپنی ہوس رانیوں میں گمراہ ہو کر خدا تعالےٰ اور اس کے ماموروں سے جو حقیقی راستہ امن کا بتلانے والے ہوتے ہیں۔ اپنی فطرتوں کو اس قدر مسخ کر لیا ہے۔ کہ اب انکی شامت اعمال شدید عذاب نازل ہونے پر بھی ان کو نور ہدایت کی طرف راغب ہونے نہیں دیتی۔ سرمایہ داری سود خوری۔ حرام اکل وشرب عیش وعشرت کے گناہ ان کی رگ رگ میں اس حد تک سرایت کر چکے ہیں۔ کہ جب تک وہ "خس کم جہاں پاک" کے مصداق نہ بنیں گے۔ کوئی حقیقی نظام نو قائم نہیں ہوسکیگا مذہب نام ہے جذبات پر قابو پاکر مہذب ہو جانے کا۔ لیکن جس طرح ہر ایک علم وہنر سیکھنے والے کے واسطے مخصوص قواعد اس کے متعلق جدوجہد کرنے کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جذبات پر قابو پاکر مہذب ہو جانے اور خصائل حیوانیت یا بہیمیت سے گلوخلاصی کرا کے مراتب انسانیت طے کرنے کے لئے بھی خاص آداب اور ریاضتیں مقرر ہیں جب تک انسان ان سے بہرہ یاب نہیں ہو جاتا مہذب نہیں ہوسکتا۔ اور خواہ کتنا صاف ستھرا کیوں نہ ہو وحشی کا وحشی ہی رہتا ہے یہ اکتساب علوم روحانی الہام رویا کشوف اور ان کی تعبیر کے ابواب کا ہے۔ چونکہ ان کا حاصل کرنا انسان کے لئے ضروری تھا۔ اس لئے اس کے متعلمین کا اللہ تعالےٰ خود معلم ہو جاتا ہے۔ اور خود ان کی تربیت کرتا ہے۔ اور جب تک وہ اس قابل نہیں ہو جاتے۔ کہ گفتہ او گفتہ اللہ بود۔ اگرچہ از حلقوم عبد اللہ بود اپنی مخلوق کی راہنمائی کے عظیم الشان منصب پر مقرر نہیں کرتا۔ اور جب مقرر کرتا ہے۔ تو انہیں اپنے رسول اور اوتار قرار دیتا ہے اور پھر ان کے مونہہ سے جو کچھ کہلاتا ہے اسے پورا کرتا ہے۔

چنانچہ یہ قرین قیاس نہ تھا کہ اس قدر عظیم اور ہولناک انقلاب اور عذاب کا ذکر جو کہ اب ہماری دنیا میں برپا ہے صحف اولےٰ میں نہ ہوتا۔ انجیل تورات ژند وستا اور وید وغیرہ کے پرانے صحیفے اگرچہ بہت حد تک محرّف اور مبدل ہو چکے ہیں۔ تاہم ان میں اب تک بہت سے آثار اور اذکار اس پُر آشوب زمانہ کے متعلق آشکار ہیں۔ اور اس کے ناجی موعود کل اسلاف نبی اوتار کا بھی ذکر موجود ہے۔ لیکن قرآن مجید میں جو کہ جامع جمیع ہدایات اور آیات ہے۔ اور جس کی حفاظت کا خود اس کا مرسل اللہ تعالےٰ ضامن ہے۔ اس زمانہ کے تمام حال کمال شرح وبسط کے ساتھ موجود ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے زمانہ کے حادثات اور کوائف کا مفصل ذکر اپنے صحائف میں جابجا فرمایا ہے۔ افسوس ہے کہ دنیاداروں نے اس پر بھی غور نہیں کیا۔ کاش وہ کم از کم الہام مندرجہ عنوان پر ہی فکر کرکے اس کے واقعہ ہونے سے پہلے سمجھنے کی کوشش کرتے تا اس کے نشانوں کی غضبناک جنگ انہیں برباد اور ہلاک نہ کرتی۔ اور وہ ما یفعل اللہ بعذابکم

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاؤں کے آنے کی فلاسفی

(۱) ہم ابتلا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتے۔ خدا تعالےٰ نے ترقیات کا ذریعہ صرف ابتلا ہی رکھا ہے (مکتوبات بنام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ص۱)

(۲) اللہ جلشانہ کی پیار کی قسموں میں سے یہ بھی ایک قسم پیار کی ہے۔ کہ اپنے بندے پر کوئی ابتلا نازل کرے۔ (ایضاً ص۸)

(۳) صرف ثواب اور اجر دینے کے لئے خدا تعالےٰ امتحان میں ڈالتا ہے (مکتوبات جلد پنجم ص۲۷)

(۴) ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ ایک بہادر کی طرح ان کو قبول کرے۔ (ایضاً ص۲۹)

(۵) خدا تعالےٰ مومن کو تباہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ ابتلاؤں کو اس لئے نازل کرتا ہے۔ کہ اس کے گناہ بخشے۔ اور اس کا مرتبہ زیادہ کرے۔ (ایضاً ص۲۹)

(۶) یہ حالتیں عسر و یسر کی دنیا میں ہوتی رہتی ہیں۔ مگر بڑی بھاری دولت یہ ہے۔ کہ ایسی تقریبوں سے انسان کو خدا تعالےٰ پر یقین پیدا ہو جائے۔ (ایضاً ص۴۵)

(۷) دنیا تماشاہ گاہ ہے۔ کبھی انسان عروج میں گویا افلاک تک پہونچ جاتا ہے۔ اور کبھی خاک میں۔ مگر جو لوگ خدا کی طرف اور خدا کے بندوں کی طرف جھکتے ہیں وہ ضائع نہیں کئے جاتے۔ (ایضاً ص۵۴)

(۸) جس قدر خدا تعالےٰ پر ایمان کمزور ہوتا ہے۔ اسی قدر دل کو مصائب پیش آمدہ سے صدمہ پہنچتا ہے۔ اور اسی قدر ناامیدی طاری ہوتی ہے۔ سو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ (ایضاً ص۸۰)

(۹) تمام دکھ اس بات سے ہوتے ہیں جب انسان نہیں جانتا۔ کہ یہ تکلیفیں کیوں آتی ہیں۔ اور کیونکر دور ہوسکتی ہیں۔ مگر جب خدا تعالےٰ کی آوازیں خبر دیتی ہیں۔ کہ یہ تکلیفیں اس کیطرف سے ہیں۔ اور اس کے ارادہ کے ساتھ معاً نیست ونابود ہو جاتی ہیں۔ تو کیونکر غم لی جائے (ایضاً ص۸۰)

(۱۰) گھبراہٹ ضعف ایمان کے باعث ہوتی ہے۔ اگر کسی کو یہ یقین ہو۔ کہ میرا ایک خدا ہے جو مجھے ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ تو ممکن ہی نہیں۔ کہ وہ غمگین ہو۔ (ایضاً ص۸۱)

مرتبہ۔ خاکسار آصف

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روس میں مذہب

معزز معاصر سن رائز کے ایک مضمون کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو N. S. Timesheff, Current History. سے لیا گیا ہے۔

۱۹۱۷ء سے پہلے روس میں رومن کیتھولک چرچ کا زور تھا۔ مذہبی شادی اور طلاق کا رواج تھا۔ مذہبی تعلیم ہر قسم کے سکولوں میں جبراً دی جاتی تھی۔ مذہب کے خلاف آواز اٹھانا جرم تھا۔

۷ نومبر ۱۹۱۷ء کو انقلاب ہوا۔ کمیونسٹ نے طاقت پکڑی جو جنگجو آدمیوں کی طرح یہ یقین رکھتے تھے۔ کہ روسیوں کو اور پھر سب بنی نوع انسان کو آزاد کرانا ان کا کام ہے۔ مذہبی عبادتگاہیں۔ اور گرجوں کی حالت انہوں نے الٹ دی۔ جائز حقوق سے محروم کر دیئے گئے۔ اور دولت جو سینکڑوں سالوں سے جمع تھی۔ اس پر قبضہ کر لیا۔ مذہبی تعلیم بالکل بند کر دی گئی۔ پرائیویٹ سکولوں تک ممانعت کر دی گئی۔ کسی کے بچوں کو مذہبی تعلیم دینا بالکل روک دی۔ مذہبی شادی بند کر دی گئی۔ اور ایک نہایت آسان طلاق بل پاس کیا۔ مذہبی کتب تصنیف کرنی بند کر دی گئیں۔ حتی کہ ۱۹۲۷ء کے بعد بائیبل کا چھاپنا یا کسی قسم کی دعائیہ کتاب کا چھپنا بھی بند کر دیا گیا۔ مذہب پر کئی بڑے بڑے حملے روزانہ اور ہفتہ واری اخباروں۔ خاص میگزینوں کتابوں اور ٹریکٹوں میں کئے جانے لگے۔ کرسمس اور ایسٹر کے موقعوں پر مذہب کے خلاف جلسوں میں مذمت کی گئی۔ بہت سے شہروں میں مذہب کے خلاف عجائب گھر بنائے گئے۔ مذہبی خدمتگار جو کہ انقلاب سے پہلے بڑے بڑے عہدوں پر تھے ان کو نہایت ذلیل عہدے دیئے گئے۔ اُمراء اور سابق حاکموں سے بھی یہی سلوک کیا گیا۔ بشپ اور پادری جیلوں میں اور بعض پھانسی پر لٹکا دیئے گئے۔ گرجے بند کر دینے کا حکم دیا گیا۔ ۱۹۲۵ء میں جنگجو دہریہ یونین مذہب کے خلاف بنائی گئی۔

اس وقت کمیونسٹ کو سخت مایوسی ہوئی جبکہ ۱۹۳۷ء میں مردم شماری کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ ⅔ قصباتی آبادی اور ⅓ شہری مذہب پر قائم ہے۔ یہ مایوسی اس قدر زیادہ تھی۔ کہ اس مردم شماری کا اعلان تک نہ کیا گیا پھر بھی یہ نتیجہ جنگجو دہریہ یونین کے صدر سے معلوم ہو گیا۔

سترہ سال کی متواتر کوشش کے بعد آخر ۳۸-۱۹۳۷ء میں روس کی کمیونسٹ حکومت کی مذہبی تاریخ کے سیاہ صفحے لکھے گئے۔ ۱۹۳۹ء میں تبدیلی ہوئی۔ اور لڑائی کی تیاری شروع ہوگئی ستمبر ۱۹۴۳ء میں روسی چرچ کے اور روسی ملک کے بڑے بڑے نمائندے اور سٹیلن وزیر اعظم نے فیصلہ کیا۔ کہ بالشوک حکومت کو کونسل اوف بشپ کے انتخاب پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یعنی روسی پادریوں کو پھر قومی انجمن گنا گیا۔ اور سرجیس کو تمام روس اور ماسکو کا بزرگ مانا گیا۔ وہ مئی ۱۹۴۴ء میں مر گیا۔ اور اسکی جگہ قومی کونسل جنوری ۱۹۴۵ء میں بنائی گئی۔

چھ سال کے بعد روس کے ملک میں مذہبی حقوق دیئے گئے۔ چرچ ایک اور ملکی منظور شدہ انجمن بن گیا۔ کیتھولک کو کچھ اختیارات دیئے گئے اگرچہ کمیونسٹ اس کو ناپسند کرتے تھے۔ اور بالکل مذہب سے خود مختار رہنا چاہتے تھے۔ اب گورنمنٹ اور چرچ کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ جس کا ذکر کبھی کبھی بالشوک مشہور اخبارات میں ہوتا رہتا ہے۔ ۱۹۴۳ء میں ایک مذہبی مجلس ماسکو میں ہوئی جہاں پادریوں کو ٹریننگ دی گئی۔ اس سے پہلے یہ سکھلائی خط و کتابت کے ذریعہ ہوتی تھی۔ عام اجازت نہ تھی۔ ۱۹۴۴ء میں دونوں کمیٹیوں کے صدروں نے اعلان کیا۔ کہ اب بچوں کو مذہبی تعلیم دینے کی عام اجازت ہے۔ لیکن یہ تعلیم صرف چرچ میں دے سکتے تھے۔ اور بائیبل اور مذہبی کتب کے چھاپنے کی بھی عام اجازت ہو گئی۔

۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۸ء تک مذہبی بندش تھی۔ اور کئی روکاوٹیں تھیں۔ گرجے بہت خطرناک سمجھے جاتے تھے۔ اب بعض جگہوں پر بند گرجے کھولے جا رہے ہیں۔ لڑائی سے پہلے کے قید کئے ہوئے مذہبی دیوانے اگرچہ ابھی تک چھوڑے تو نہیں گئے۔ لیکن نئے قیدی نہیں بنائے جاتے۔ آج کل کے کمیونسٹ لوگ بھی دہریہ ہیں۔ اور اب بھی ایک مذہبی آدمی سیاسی کونسل کا ممبر نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ممبر بننے سے پہلے اس کو اپنے دہریہ ہونے کے اقرار پر دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ مذہبی آدمی یا چرچ کا ممبر کسی عہدہ پر فائز نہیں ہو سکتا۔

۱۹۳۹ء سے کمیونسٹ نے چرچ کو بالکل اپنے ماتحت کر لیا ہے۔ جونہی کہ جنگ ختم ہوگی۔ کمیونسٹ مذہب کے معاملہ میں اور بھی زیادہ سخت ہو جائیں گے۔ اور ہر مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے ہر قسم کی تجاویز سوچیں گے۔ اور جبر سے کام لیں گے۔ مگر یہ بے فائدہ کام ہے کہ مذہب کو بجبر دنیا سے اڑا دیا جائے۔ اور مخلوقات کے اکثر حصہ کو دہریہ بنا دیا جائے۔ ایک بے حقیقت پالیسی ہے۔

N. S. Timesheff, Current History.

محمد ابراہیم واقف زندگی قادیان

روح و مادہ کی قدامت کا باطل عقیدہ

اخبار "آریہ گزٹ" نے اخبار "اہل سنت والجماعت" کو قدامت روح و مادہ کی بحث کے ضمن میں مخاطب کرتے ہوئے۔ لکھا ہے۔

"نے دے کر انہیں ایک مرزائی طبقہ تھا۔ جو آریہ سماج کے منہ آنے کی بہت زیادہ کوشش کرتا تھا۔ لیکن اس کے بانی اپنی آخری عمر میں آریہ سماج کے دلائل سے متاثر ہو کر روح اور مادہ کی قدامت کے قائل ہو گئے تھے"۔

واضح ہو کہ یہ سچ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جسے مرزائی طبقہ کہا گیا ہے۔ ایک ایسا نکلا جس نے آریہ سماج کے عقائد کو باطل ثابت کر کے رکھ دیا ہے۔ اور اصل حقیقت تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کو ایسے آلات سے مسلح کر دیا ہے۔ کہ کیا آریہ سماج اور کیا دوسرے مذاہب۔ ان پر ہر احمدی کے لئے غلبہ پانا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ ذرا غور فرمایئے۔ یہ بھی کوئی عقل و فکر میں آنے والی بات ہے۔ کہ ایک طرف تو توحید کا دعویٰ ہے۔ اور وید بھگوان کے سندیش کی گھوشنا کی جاتی ہے۔ کہ "کسی کو اس کی (پرمیشور کی) برابری نہ دیں"۔ مگر دوسری طرف اُسی منہ سے روح و مادہ کو خدا کی صفات میں شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ وہ سروشکتیمان ہے۔ مگر عقیدہ یہ رکھا جاتا ہے۔ کہ سرشٹی کو رچنے کے لئے وہ مادہ کا محتاج ہے۔ گویا اگر مادہ نہ ہوتا تو پرمیشور کی اچھا سرشٹی رچنے کی کبھی پوری نہ ہو سکتی۔ وہ بقول آریہ سماج جیو پیدا نہیں کر سکتا کیونکہ اگر وہ ایسا کرے تو مادہ ہی ختم ہو جائے۔ اس عقیدہ سے پرمیشور کی کس قدر بیچارگی ٹپکتی ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ اسے پھر بھی سروشکتیمان ہی پکارا جاتا ہے۔ جو روح و مادہ خدا کی وحدانیت کے بالکل مغائر ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کتنا بڑا افترا ہے کہ بانی جماعت احمدیہ اس کی قدامت کے قائل ہو گئے تھے۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت بانئے جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی متعدد کتب میں آریہ سماج کے لا یعقل عقائد کو دلائل قطعیہ سے غلط ثابت کیا ہے۔ اور روح و مادہ کی قدامت کی وہ دھجیاں اڑائی ہیں کہ اسکا کچھ بھی باقی نہیں بچا۔

عبد الواحد واقف زندگی۔

سالانہ اجتماع۔ اور تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سالانہ اجتماع کے پروگرام کا سب سے زیادہ اہم حصہ خدام کو ان کے آقا کا روح پرور خطاب ہوتا ہے۔ حضور کے مبارک الفاظ میں ہر سال سلسلہ کے نوجوانوں کو جو زندگی بخش پیغام ملتا ہے۔ وہ سالانہ اجتماع کے سارے حاصل سے بڑھ کر حاصل ہوتا ہے۔ خدام آئندہ سال کے لئے ایک نئی زندگی لے کر لوٹتے ہیں۔ اور مفوضہ خدمات کے لئے پہلے سے زیادہ توفیق کی خواہش اور ارادے وہ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔

قائدین اور زعماء کرام اپنی اپنی مجالس کی طرف سے زیادہ سے زیادہ خدام کو سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ کثرت سے خدام حضور کے قیمتی ارشادات سے مستفیض ہو سکیں۔

ملک عطاء الرحمٰن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

128

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احرار کے مظالم ـــــ صداقتِ احمدیت کا ایک بیّن ثبوت

لدھیانہ۔ دہلی۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ وغیرہ شہروں میں احرار نے احباب جماعت احمدیہ پر ایسے موقع پر جبکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے جلسے کر رہے تھے۔ ان پر خشت باری کی۔ مارا۔ پیٹا۔ سوائے اس کے احمدیوں کا کوئی قصور نہ تھا۔ کہ وہ اسلام کی حقانیت کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات کی صداقت۔ اخلاق حسنہ اور شمائل جمیلہ کو دنیا پر آشکارا کرنا چاہتے تھے۔ اسی قبیل سے وہ دلخراش واقعہ ہے۔ جس کا اخبار "الفضل" ۱۲ر جولائی ۱۹۴۵ء میں ذکر آیا ہے۔ کہ احرار نے ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس منعقدہ ۱۸، ۱۹ جولائی ۱۹۴۵ء بمقام حافظ آباد ایک احمدی قاضی ضیاء اللہ صاحب کو سخت زدوکوب کیا۔ اس کو پڑھ کر ازحد تکلیف ہوئی۔ مگر باوجود اس کے اپنے بھائی کو ہدیہ مبارک پیش کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالے نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضؓ سے ایک جزوی مماثلت حاصل کرنے کا موقع عطا کیا۔ اور ان کے دشمنوں کو گذشتہ انبیاءؑ حضور سرور کائنات اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے دشمنوں کی صف میں کھڑا کر دیا۔ میرے بھائی کے لئے کیا یہ فخر کچھ کم ہے؟

مثنوی مولانا روم میں ایک ذکر لکھا ہے۔ کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا۔ تصوّف کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ تصوّف یہ ہے۔ کہ جب انسان پر مصیبت آئے۔ تو اپنے دل میں خوشی محسوس کرے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اتنا ہی کہا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اور آگے بڑھایا۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں ؎

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاءٌ ثم ذوقٌ وارتیاح

یعنی مصائب کے وقت ہماری اور ہمارے دوستوں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ ہم اس مصیبت پر راضی ہوتے ہیں۔ مگر کئی دفعہ انسان کڑوی دوا کھانے پر بھی راضی ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں مومن کی خوبی کیا ہوئی؟ اس کے لئے فرماتے ہیں۔ یہی نہیں۔ کہ ہم راضی ہوتے ہیں۔ بلکہ ہمیں اس سے مزا آتا ہے۔ ذوق آتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔ راحت حاصل ہوتی ہے۔ پس نبی اور اس کے ساتھیوں کی ایک علامت یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ وہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ کہ تو نے ہمیں اپنی راہ میں کام کرنے کا موقع دیا۔ اور تکالیف اٹھانے کی توفیق بخشی۔ التائبون العابدون الحامدون (۹-۱۱۳) توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے۔ حمد کرنیوالے فرمایا۔ جب ان سے غلطی ہو جائے۔ اور اس پر انہیں اطلاع ہو۔ تو وہ توبہ کر لیتے ہیں۔ ان کی خواہ کوئی حالت ہو۔ خوشی کی یا رنج کی۔ وہ خدا کی ناشکری نہیں کرتے۔ بلکہ مصائب کے وقت خدا تعالیٰ کی زیادہ حمد کرتے ہیں۔ احراری ملا محمد حیات تقریر میں چیلنج دیتا ہے۔ اور کہتا ہے "میں کل تک یہاں رہونگا۔ جس مرزائی نے گفتگو کرنی ہو۔ وہ میرے ساتھ اس سٹیج پر کرے"۔ اس پر قاضی صاحب اٹھتے ہیں۔ مگر ان کے اٹھنے پر ہی احراری ان کے گرد جمع ہو کر ان پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اور لاٹھیوں سے لہولہان کر دیتے ہیں۔ اور یہ احرار عجب لوگ ہیں۔ اگر احمدیوں کا اپنا جلسہ ہو۔ تو وہاں جاکر خلاف قانون اور حیاسوز حرکات کرنے نہیں جھجکتے۔ اور اگر کوئی ان کے جلسہ میں چلا جائے۔ تو گالی گلوچ۔ تھپڑ مکے اور لاٹھیوں سے زدوکوب کرنے سے نہیں چوکتے۔ ان کے حالات کا مطالعہ کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی مذہب کسی سوسائٹی کے قوانین اور کسی ملکی قانون کے یہ لوگ پابند نہیں بلکہ کچھ ایسے آزاد واقع ہوئے ہیں۔ کہ ان کے دلوں میں نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ رسول کا ڈر۔ نہ قانون کی وقعت ہے۔ نہ آئین اخلاق کی پاسداری۔ ان کی حالت واقعی طور پر قابل رحم ہے۔ اور ہمیں تو اپنے پیارے آقا کا یہ حکم ہے ؎

گالیاں سنکر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

مومنوں کے لئے ارشاد خداوندی ہے۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ یعنی تبلیغ میں سستی واقع نہ ہونے دو ؎

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

ان تکالیف کی پروا نہ کرتے ہوئے تبلیغ میں مردانہ وار لگے رہو۔ اور غم نہ کھاؤ۔ دنیا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ احرار کی تو حقیقت ہی کیا ہے۔ دنیا جہان مل کر بھی اگر زور آزمائی کرے۔ تو احمدیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ احمدیت کی پشت پناہ خدا ہے۔ خدا داری چہ غم داری۔ خدا کے ہوتے ہوئے مومن اگر غم کرے۔ تو یہ شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ اگر کسی معمولی حاکم سے کسی کا تعلق ہو۔ تو وہ بڑا دلیر نظر آتا ہے۔ پھر جس کے ساتھ خدا ہو۔ اس کو کیا غم ہو سکتا ہے؟

وَلتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔ تم میں ہر وقت ایک ایسی پارٹی موجود رہنی چاہیئے۔ جو لوگوں کو دین حق کی طرف بلاتی رہے۔ یہ پارٹی اگر موید من اللہ نہ ہو۔ تو پھر اور کون ہو۔ چنانچہ فرمایا۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔ ضرور خدا کا گروہ ہی ہمیشہ کامیاب اور غالب رہتا ہے۔ پھر فرمایا وہ جماعت جو داعی الی الخیر ہو۔ وہی اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہر رنگ میں کامیاب و کامران ہوگی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب حق تبلیغ ادا ہو جائے اور مخالف پر حجت پوری ہو جائے۔ تو دو حالتوں میں سے ایک حالت ضرور ہوگی۔ یا تو کفار مسلمان ہو جائینگے۔ یا وہ آہستہ آہستہ اس طرح ناپید ہو جائینگے۔ جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ یا وہ غیظ وغضب میں آکر مسلمانوں پر تلوار سے حملہ کر دینگے۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد کریگا۔ پس ہمارا فرض یہ ہے۔ تبلیغ کو ہر وقت جاری رکھیں۔ ایسی تبلیغ کریں۔ کہ ایک انقلاب پیدا ہو جائے۔

ہمارے مخالف نوٹ کر رکھیں۔ کہ احمدیت ایک ایسی زبردست صداقت ہے۔ کہ اس کے مٹانے کا خیال دل میں لانا جنون ہے جنون۔ یہ ایک ایسی چٹان ہے۔ کہ جو بھی اس کے ساتھ ٹکرائیگا۔ وہ ریزہ ریزہ ہو جائیگا۔ یہ ایک ایسا پتھر ہے کہ جو اس پر گرے گا۔ وہ چور چور ہو کر رہ جائیگا۔ اور اگر اسے کسی نے اپنے اوپر گرنے کے لئے مجبور کر دیا تو وہ پاش پاش ہو جائیگا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ غالب رہنا کسی کا احمدیت کا۔ یہ ازل سے مقدر ہو چکا ہے۔ تقدیر کے نوشتے پورے ہو کر رہتے ہیں۔ کبھی خدا کے کام بندوں سے رکے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔

ایک حق کے طالب اور حق و انصاف پسند انسان کے لئے سب نشانوں سے روشن اور سب علامتوں سے بڑی علامت صداقتِ احمدیت پیش کی جاتی ہے۔ جو شخص زیادہ نشانوں پر غور نہیں کرنا چاہتا۔ وہ صرف اسی کو دیکھ لے۔ اسی سے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جو نبی دنیا میں آئے۔ ان کو ماننے والے اور نہ ماننے والے دونوں قسم کے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ گذشتہ انبیاء کو نہ ماننے والے لوگ جس طرح ان کے خلاف زور لگاتے اور کوشش کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف بھی کوششیں کر رہے ہیں یا نہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین میں ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ان میں چور۔ ڈاکو زانی۔ فاسق۔ فاجر غرضیکہ ہر قماش کے لوگ ہیں۔ لیکن ان کے خلاف تو کوئی جوش نہیں دکھلاتا۔ اگر جوش دکھلایا جاتا ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب اور آپ کے ماننے والوں کے مقابلہ میں۔ کیا یہ ایسا ہی جوش تو نہیں۔ جیسا گذشتہ انبیاء کے مخالفین ان کے مقابلہ میں دکھلاتے رہے ہیں۔ پس حق کے طالب اور انصاف پسند لوگ دیکھ لیں۔ کہ ہمارے مخالفین کا سلوک کن لوگوں سے ملتا ہے۔ اور اس سے بآسانی فیصلہ ہو سکتا ہے۔

اسی طرح احمدی احباب بھی دیکھ لیں۔ کہ مصائب کے وقت وہ بھی ایسا ہی مزا محسوس کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے نبیوں کے ماننے والے کرتے تھے یا نہیں؟ اور یہ ایک ایسی آسان بات ہے۔ کہ جس کا پتہ ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ لگا سکتا ہے۔

(ملک فضل کریم خاں۔ لاہور)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا چھٹا ماہانہ جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہ وفا کا اجلاس زیر صدارت چودھری مشتاق احمد صاحب قائم مقام صدر مسجد نور میں بعد نماز عصر منعقد ہوا تلاوت عہد اور نظم کے بعد خاکسار قائم مقام معتمد نے رپورٹ اجلاس گزشتہ پڑھ کر سنائی پہلی تقریر چودھری غلام یٰسین صاحب مہتمم تربیت و اصلاح نے کی۔ آپ نے کہا آوارگی وفاداری کی ضد ہے جو چیز بھی وقار کے خلاف ہوگی اس کا نام آوارگی ہے اور اس کو مٹانا ہمارا اولین فرض ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس خرابی کا کماحقہ انسداد کیا جائے۔ آوارگی بہت سی اقسام پر مشتمل ہے۔ اور ان سب کو مٹانا ضروری ہے۔ ماں باپ کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کو اس سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔ اس خرابی کا بڑا باعث نماز میں بے قاعدگی ہے اس لئے نماز باجماعت کا التزام ضروری ہے

دوسری تقریر مولوی غلام احمد صاحب بشیر مہتمم تنفیذ نے "سزا رحمت کا خزانہ ہے" کے موضوع پر کی آپ نے کہا کہ قومی ترقی کے لئے دو امور ضروری ہیں اوّل یہ کہ افراد قوم سے محبت اور پیار سے کام لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ انہیں بتلا دیا جائے کہ اگر انہوں نے نافرمانی کا طریق اختیار کیا۔ تو انہیں سزا دی جائے گی۔ سزا قوم میں ذہانت و دیانت اور امانت پیدا کرنے کا کامیاب ذریعہ ہے۔ سزا ظلم نہیں بلکہ رحمت کا بہت بڑا خزانہ ہے

مرزا منور احمد صاحب مہتمم مال نے تقریر کرتے ہوئے کہا حضور کے ارشاد کے پیش نظر مجلس نے مخیر احباب کے عطیہ جات سے ہی اپنا کام اس وقت تک چلایا ہے۔ لیکن ہمیں اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیئے۔ اراکین چندہ دینے میں تساہل سے کام لیتے ہیں۔ حضور نے ہمیں گزشتہ خطبہ میں توجہ دلائی ہے۔ کہ ہمیں انصار سے عطیہ جات وصول کرنے کی کیا ضرورت ہے ہمیں اپنے کاموں کو چلانے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم خود ادا کرنی چاہئیں۔ اب ہمیں اپنی سستیوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اور اپنا بوجھ خود اٹھانے کا تہیہ کر لینا چاہیئے۔

اس کے بعد چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ مہتمم وقار عمل نے کہا خدام کے لئے ضروری ہے کہ گلیوں اور مکانوں کی صفائی کا پورا پورا انتظام کریں۔ جملہ خدام اس جلسہ میں عزم کر کے اٹھیں کہ وہ اپنے مکانوں کی صفائی کا آئندہ پورا خیال رکھیں گے

خلیل احمد صاحب ناصر نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام کی ترقی کی تاریخ۔ تاریخ عالم میں عدیم المثال حیثیت رکھتی ہے۔ غزوہ احد اس قابل ہے کہ ہم اس سے سبق حاصل کریں۔ اور اپنے نظام کو مضبوط کریں۔ شخصی رائے کو جماعتی فیصلہ پر قربان کرنا اقوام کی ترقی کے لئے نہایت ضروری امر ہے۔ اگر ہم اس سبق کو ذہن نشین کرلیں تو احمدیت نمایاں ترقی حاصل کریگی۔ اور جلد تر عظیم الشان تغیر پیدا کرنے کا باعث ہوگی۔

آخر میں صدر اجلاس نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قومی حیات کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے بھائیوں اور عزیزوں کو برابر سمجھاتے رہیں۔ اور ان کے عیوب دور کرنے کی کوشش کریں۔ ہلاکت سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم عیوب کو مٹانے کی کوشش کریں۔ بڑا عیب آوارگی ہے۔ اس کو دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ پھر ہمارے لئے ضروری ہے کہ تبلیغ کریں۔ اراکین کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کے لئے اوقات وقف کریں۔ تبلیغ اپنے نفس کی پاکیزگی کا بھی مؤثر ذریعہ ہے۔ صحابہ میں تبلیغ کا جنون تھا۔ صحابہ جیسے جوش کے بغیر ہم دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چاہیئے کہ سال میں پندرہ روز تو ضرور تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ جو اراکین رخصتوں پر جا رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اعلیٰ عملی نمونہ پیش کریں۔ نماز باجماعت کا پورا خیال رکھیں اور پورے زور اور جوش سے تبلیغ کریں۔ اور پھر دعا کرتے رہیں۔ باہر جانے والوں کا یہ بھی فرض ہے کہ خدام الاحمدیہ کے کام کی نگرانی کریں۔ قادیان میں ۲۵ر اگست سے ۲۵ر ستمبر تک قرآن کریم کی تعلیم کے لئے کلاس جاری کی جا رہی ہے۔ اس لئے نمائندگان مجالس کو قادیان اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں)

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا

بابو عبدالکریم صاحب مغلپورہ کی لڑکی سلیمہ بیگم سخت بیمار ہے۔ حالت مخدوش ہے۔ بابو صاحب احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کے قیام کا مقصد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ر مئی ۱۹۴۴ء میں کالج اور فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "یہ دو کام ایسے ہیں۔ جو یورپ کی دہریت کے رد کے سامان اپنے اندر رکھتے ہیں۔ سامان تو سب قرآن مجید میں موجود ہیں۔ مگر ہمارا کام یہ بھی ہے کہ ہم قانون قدرت کو اس کے کلام کی تائید میں بطور گواہ پیش کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں کوئی تخالف نہیں .... یہی مقصد کالج کے قیام کا ہے۔ اور یہی مقصد ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کا ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی تعلیم کے ماتحت دین کی تائید کو مدنظر رکھتے ہوئے نیچر پر غور کیا جائے گا"

لہذا اگر آپ نے قیام کالج کے اس عظیم الشان مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ابھی تک چندہ کالج کی تحریک میں کماحقہ حصہ نہیں لیا تو اس دینی جہاد میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ —

اس وقت تک اس دو لاکھ کی تحریک میں ۱۵۹۸۶۳ روپے کے وعدے اور ۱۲۱۳۷ روپے نقد وصول ہو چکے ہیں۔

(ناظر بیت المال)

انصار کا پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام

موسمی تعطیلات میں تبلیغ پر جانے والے احباب کے نام

قادیان کی درسگاہوں کے حسب ذیل اساتذہ و پروفیسر صاحبان مہربانی فرما کر حسب وعدہ تعطیلات میں فریضۂ تبلیغ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور مقام تبلیغ پر پہنچ کر اطلاعی خط اور واپسی پر کارگزاری کی رپورٹ دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں بھیجیں

(۱) اخوند محمد عبدالقادر صاحب ایم اے پروفیسر (۲) قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری عربک پروفیسر (۳) ماسٹر خیر الدین صاحب بی اے لائبریرین (۴) پروفیسر عطاء الرحمن (۵) بابو محمد منیر صاحب (۶) مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل (۷) مولوی ارجمند خان صاحب نائب پرنسپل (۸) حافظ مبارک احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج (۹) ماسٹر نذیر محمد صاحب چغتائی (۱۰) ماسٹر اللہ بخش صاحب زراعت ماسٹر (۱۱) ماسٹر وڈھاونجیاں صاحب ڈرل ماسٹر (۱۲) ماسٹر علی محمد صاحب (۱۳) ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی (۱۴) محمد اسلام خان صاحب (۱۵) صوفی محمد ابراہیم صاحب بی ایس سی (۱۶) سید سمیع اللہ شاہ صاحب (۱۷) ماسٹر چراغ محمد صاحب (۱۸) ماسٹر محمد مولاداد صاحب (۱۹) ماسٹر غلام رسول صاحب (۲۰) ماسٹر حسن محمد صاحب (۲۱) ماسٹر غلام محمد صاحب (۲۲) ماسٹر عبدالرحمن خان صاحب بنگالی (۲۳) ماسٹر محمد عثمان صاحب (۲۴) ماسٹر شاہ دین صاحب (۲۵) مولوی تاج دین صاحب (۲۶) ماسٹر نواب دین صاحب (۲۷) عبدالحمید شاہ صاحب (۲۸) ماسٹر خیر الدین صاحب مدرسہ احمدیہ (۲۹) مولوی عبدالرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ (۳۰) منشی عبدالخالق صاحب نصرت گرلز سکول (۳۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب (۳۲) قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی (۳۳) مولوی ظہور حسین صاحب (۳۴) مولوی محمد شہزادہ خان صاحب

(فتح محمد سیال قائد تبلیغ مرکزیہ مجلس انصار اللہ)

احمدی فوجی افسروں اور ان کے والدین کیلئے ایک ضروری اعلان

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں مندرجہ ذیل عہدوں میں سے کسی پر فائز ہوں وہ اپنا مکمل پتہ اور جائے رہائش جہاں ان کے والدین رہتے ہیں۔ تحریر کر کے جلد ارسال کر دیں۔ اگر یہ اعلان نوجوان افسروں کے دوستوں یا رشتہ داروں کی نظر سے گزرے۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع بھجوا دیں۔ (۱) لفٹیننٹ کرنل (۲) میجر (۳) کیپٹن (۴) کیپٹن ڈاکٹر (۵) لفٹیننٹ (۶) سکنڈ لفٹیننٹ (۷) فلائٹ لفٹیننٹ (۸) لفٹیننٹ ڈاکٹر (۹) سب لفٹیننٹ (۱۰) پائلٹ آفیسر (۱۱) کیڈٹ آفیسر (۱۲) K. C. O.

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے - سکرٹری مقبرہ بہشتی -

نمبر ۸۵۹۰ منکہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب تمیم ولد میاں فضل کریم صاحب قوم حجام پیشہ ملازمت، عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن موچی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ / ۶ / ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت نقدی کی صورت میں مبلغ -/۵۰ روپیہ - اسکے علاوہ میرا گزارہ تنخواہ مع الاؤنس -/۵۷ روپیہ ماہوار پر ہے - میں اپنی جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - ماہوار تنخواہ کی کمی بیشی کے متعلق مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا - اور جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کو دیتا رہوں گا - اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد :- ماسٹر عبدالرحمن تمیم کوچہ نقارچیاں مکان ۲/۳ موچی دروازہ لاہور - گواہ شد - محمد حسین بقلم خود گواہ شد :- چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۶۰۱ منکہ فردوس بیگم زوجہ محمد یحییٰ صاحب عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵/۷ فلیمنگ روڈ ڈاکخانہ قلعہ گوجر سنگھ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ / ۶ / ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت حسب ذیل وصیت ہے - حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ - جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے - زیورات کڑے طلائی وزنی ۷ تولہ ۲ ماشہ اور کانٹے طلائی ایک تولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جس قدر اور جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - الامۃ فردوس بیگم موصیہ - گواہ شد محمد یحییٰ خاوند موصیہ گواہ شد منشی محبوب عالم نیلا گنبد لاہور - گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۱۴ منکہ شریفاں بی بی زوجہ عبدالسلام صاحب قوم قریشی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء دارالفتوح قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ / ۵ / ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد ایک سو روپیہ مہر ہے - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - الامۃ :- شریفاں بی بی بقلم خود موصیہ - گواہ شد - ناصرہ بیگم زوجہ سید مسعود شاہ دارالرحمت - گواہ شد علی محمد اصحابی دموصی انسپکٹر وصایا -

نمبر ۸۶۰۵ منکہ محمد اسمٰعیل ولد میاں محمد الدین صاحب قوم حجام پیشہ مزدوری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن لاہور - موچی دروازہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ / ۶ / ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد -/۱۰ روپے نقد ہے - اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے - جو اندازاً -/۴۰ روپیہ ہے - میں اپنی جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - اگر آئندہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - اور میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا - العبد محمد اسمٰعیل ولد محمد الدین حجام کوچہ نقارچیاں مکان نمبر ۲۰۵ موچی دروازہ لاہور گواہ شد :- محمد حسین سکرٹری وصایا گواہ شد :- چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ :- ایک روپیہ چار آنہ - مکمل خوراک گیارہ تولہ - بارہ روپے - ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

باجازت امور عامہ

ضرورت رشتہ

مخلص احمدی نوجوان کنوارا عمر ۲۲ سال قوم قریشی - ملازم فوج - میٹرک پاس تنخواہ -/۸۵ روپے ماہوار کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ مخلص احمدی خاندان کا ہو - عمر ۱۸ تا ۲۰ سال خواندہ - خوبصورت - امور خانہ داری سے واقف ذات کی پابندی ضروری نہیں - باقی امور خط و کتابت سے معلوم ہوسکتے ہیں

ا ح معرفت شیخ عبدالحفیظ احمدی

حاجی پورہ سیالکوٹ شہر

رشیمی ـــــ سوتی

ہمارے کارخانے میں ریشمی و سوتی ازاربند یعنی کمربند تیار ہوتے ہیں - جو کہ ریاست پٹیالہ کا ایک تحفہ ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط - سفید و رنگدار قیمت :- درجہ اول چھ روپے دوم چار روپے - سوئم دو روپے آٹھ آنے فی درجن - ریشمی ازاربند قیمت درجہ اول تین روپے دوم دو روپے فی عدد - زنانہ چوٹی درجہ اول دو روپے - دوم ایک روپیہ معمولی قسم آٹھ آنے فی عدد - زنانہ ململ کا لہریہ دار دوپٹہ ۳ گز لمبا ۱½ گز چوڑا قیمت درجہ اول چار روپے دوم تین روپے - ہر شخص اس نمونہ پیدا کر پانچ روپیہ کا مال بذریعہ وی پی منگا سکتا ہے کہ مال ملنے پر اپنے دوستوں رشتہ داروں کو دکھلا دیں تاکہ بھائی ہمارے کارخانہ سے مال خرید سکیں - تبلیغ

کارخانہ ریشمی ازاربند پٹیالہ اسٹیٹ

PATIALA

خط روانہ کرتے وقت چٹ نمبر کا

حوالہ ضرور دیا کیجئے - (منیجر)

گجراتی تبلیغی ٹریکٹ

خاکسار نے گجراتی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے - جو گجراتی داں ہندو - پارسی - خوجہ - میمن بوہرے وغیرہ اقوام کے لئے ان شاء اللہ مفید ہوگا - جو لوگ اپنے علاقے کے گجراتی داں لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں - وہ خاکسار سے مفت منگوالیں

خاکسار :- عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

عمر طبعی پانے کا طریقہ

آمدنی میں اضافہ کا طریقہ

آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایسے مجرب نسخے موجود ہیں جو خدا کے فضل و رحم کے ساتھ مایوس ترین مریضوں پر بھی کامیاب ثابت ہو چکے ہیں - اس لئے اگر آپ ناگہانی موت سے بچنا - اور عمر طبعی کو پانا چاہتے ہیں - تو اپنی بیماری کے حالات مفصل لکھ کر ہمارے مجربات طلب کریں - یا اگر اپنی آمدنی میں اضافہ چاہتے ہیں تو ہمارے دواخانہ سے تیار شدہ مرکبات منگوا کر کسی مریض پر تجربہ کر دیکھیں - اور پوری تسلی کے بعد طے شدہ قیمت پر نقل نسخہ حاصل کرکے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ شہرت دیکر روپیہ کمائیں۔

اکسیر دنداں

ہزاروں بیماریوں کا منبع - منہ سے بدبو کا آنا - مسوڑھوں کا پھول جانا - خون و پیپ کا نکلنا - دانتوں کا ہلنا ہے جس سے ہزاروں انسان قبل از وقت کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو کر چل بسے ہیں اگر آپ اپنی صحت بحال رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر دنداں طلب کریں - قیمت -/۶/۱ علاوہ محصول

اکسیری گولیاں

ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کرکے طاقت کے ضائع ہونے کو روک دیتی ہیں ـــــ افسردگی کو مسرت سے بدل دیتی ہیں

بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں - قیمت مکمل کورس پانچ روپے 5/-/-

اکسیر بصر

پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے اس کا مسلسل استعمال بڑھاپے میں نظر کو قائم رکھتا ہے ... قیمت ۱/۸ فی تولہ

روپ سنوار

چہرے کی چھائیاں - کیل - بدنما داغ چند دنوں میں دور ہو جاتے ہیں - رنگ گورا اور شاداب ہو جاتا ہے - نیز دانے پھنسیاں پھوڑے پھنسی کے لئے اکسیر ہے فی شیشی 2/-/-

نسوانی گولیاں

عورتوں کی مخصوص تکالیف کی زیادتی - درد کمر - تھکان - کمزوری اور بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہیں قیمت مکمل کورس ۳/۸

ٹی بی کیور

سل دق - پرانی کھانسی و لاغری اور پرانے بخار کے لئے اکسیر ہیں - قیمت 15/- روپے پونڈ

ملنے کا پتہ

حمیدیہ فارمیسی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳ ؍اگست۔ صدر ٹرومین کل بادشاہ سلامت سے ملنے کے بعد امریکہ روانہ ہو گئے۔ آپ کو بادشاہ سلامت نے ریڈیو پر الوداع کہی اور سلامتی سے پہنچنے کی دعا دی۔ اس کے جواب میں صدر ٹرومین نے کہا۔ کہ بادشاہ سلامت! آپ سے مل کر اور آپ کا ملک دیکھکر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ امید ہے جس طرح دونوں ملک ملکر جنگ میں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح جنگ کے بعد امن کے زمانہ میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملیگا۔

لنڈن ۳ ؍اگست۔ مسٹر اٹیلی۔ مارشل سٹالین اور صدر ٹرومین نے اپنے دستخطوں سے ۶ ہزار لفظوں کی پوٹسڈم کانفرنس کی رپورٹ شائع کر دی ہے جسمیں بتایا گیا۔ جرمنی میں گورنمنٹ بنانے۔ جرمنی پر کنٹرول رکھنے اور جرمنی کا ساتھ دینے والے ملکوں سے صلح کے شرائط پر کانفرنس میں غور کیا گیا۔ اور جرمنی کی فوجی طاقت کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اسے بالکل کچل دیا جائے۔ تا وہ پھر کبھی دنیا کے امن کو خطرہ میں نہ ڈال سکے جنگی سامان تیار کرنے کی بھی ملک بھر میں اجازت نہ ہوگی۔ دیگر تمام قسم کی صنعتوں اور کارخانوں کو اپنے کنٹرول میں رکھا جائیگا۔ بحری اور ہوائی جہاز بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔ ملک میں کھیتی باڑی کو عام کر دیا جائیگا۔ تاکہ لوگوں کی توجہ جنگی کاموں سے ہٹ کر زراعت کی طرف منتقل ہو جائے۔ تاوان کے طور پر وہ علاقہ جو اس وقت روس کے ماتحت ہے۔ روس کو دے دیا جائیگا۔ اور برطانیہ اور امریکہ جرمنی کے مغربی طرف کے کارخانوں کو لے جائینگے۔ جس میں روس کا ۱/۴ حصہ ہوگا۔ اور سارا سلیشیا یعنی چیکوسلواکیہ تک کا علاقہ پولینڈ کے قبضہ میں دے دیا جائیگا۔ پانچ بڑے ملکوں برطانیہ۔ امریکہ۔ روس فرانس اور چین کے فارن منسٹروں کی ایک کونسل لنڈن میں قائم کی جائے گی۔ یہ کونسل اٹلی۔ رومانیہ۔ ہنگری۔ فن لینڈ اور بلغاریہ کے ساتھ صلح کی شرطیں تجویز کرے گی۔

دہلی ۳ ؍اگست۔ آج وائسرائے ہند نے سندھ کے گورنر کو سندھ میں چھوٹی چھوٹی رقوم بچانے پر گولڈن شیلڈ دی۔

لنڈن ۳ ؍اگست۔ عظمائے ثلاثہ نے پوٹسڈم کانفرنس کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس پر آج برطانیہ کے اخبارات نے خوب بحث کی ہے۔ اس رپورٹ کی چند اور اہم باتیں یہ ہیں۔ (۱) جرمن فوج اور جرمن سٹاف کو ختم کر دیا جائے۔ (۲) نازی پارٹی کو مٹا دیا جائے۔ (۳) جرمنی کوئی کسی قسم کا ہتھیار نہ رکھ سکے گا۔ (۴) ملک کا سیاسی انتظام مرکزی حکومت سے چھین لیا جائیگا۔

کانڈی ۳ ؍اگست۔ جب سے پیگو کی پہاڑیوں میں پھنسی ہوئی جرمن فوجوں نے نکلنے کی کوشش شروع کی ہے۔ ۸۰۰ ۶ جاپانیوں کی لاشیں گنی جا چکی ہیں۔ ان میں وہ جاپانی بھی شامل ہیں۔ جنہیں گوریلا دستوں نے موت کی نیند سلا دیا۔

واشنگٹن ۳ ؍اگست۔ آج سویرے ۱۰۰ بمباروں نے ۱۹ منٹ تک جاپان پر بمباری کی۔ اس سے پہلے سینکڑوں بمباروں نے کیشو کے علاقہ میں ناکاساکی بندرگاہ پر حملے کئے۔

پیرس ۳ ؍اگست۔ مارشل پیٹان کے مقدمہ میں ایم لاول کو گواہی کے لئے بلانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

واشنگٹن ۳ ؍اگست جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل کے حملے سے دشمن کے ۱۴۲ جہازوں کو کیشو پر حملہ کر کے ڈبو دیا گیا۔ یا سخت نقصان پہنچایا۔ ان میں ایک سب میرین بھی شامل تھی۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے پھر کیوشو پر سرگرمی دکھائی۔ اور ادشیما پر بھی حملہ کیا۔ جو ٹوکیو سے ۷۰ میل دور ہے۔

کانڈی ۳ ؍اگست۔ جاپانیوں کی ایک ٹولی نیانگ لبن کے پاس رنگون مانڈلے روڈ کے پار کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ مگر ہمارے دستوں نے اپنی گھیرے میں لیکر بہتوں کو مار ڈالا۔ یا قید کر لیا۔

سکھر ۳ ؍اگست۔ آج خان بہادر کھرو سابق وزیر مال سندھ اور ان کے بھائی محمد نواز اور تین ساتھیوں کو سکھر کے جج نے بری کر دیا۔ ان کے خلاف سابق وزیر اعظم سندھ مسٹر اللہ بخش کو قتل کرنے کی سازش کا الزام تھا۔

واشنگٹن ۳ ؍اگست۔ جنرل میکارتھر نے امریکی بحری بیڑے کی سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاپان کے خلاف اس قدر کثرت کے ساتھ جہاز جمع کئے جا رہے ہیں۔ کہ اتنا بڑا جہازوں کا اجتماع کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔

رنگون ۳ ؍اگست۔ یہاں ہندوستانی ۹ ہزار مکانوں میں رہائش رکھتے تھے۔ مگر جاپانی فیصلہ ہو جانے پر ان مکانوں سے ہندوستانیوں کو نکال دیا گیا۔ اور ان کا سامان بھی جاپانیوں نے چھین لیا۔ بعد میں ایک ہندوستانی ایسوسی ایشن کے ذریعہ صرف تین سو مکان واپس دلائے گئے۔

بغداد ۳ ؍اگست۔ عراقی مجلس وزراء نے یہ تجویز منظور کی ہے۔ کہ عراقی رائل ملٹری کالج میں عرب ممالک کے طلباء کو حکومت عراق کے اخراجات پر یا ان کے اپنے اخراجات پر کالج میں داخل کر لیا جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب طلباء کی طرف سے متعدد درخواستیں دی گئی تھیں۔ کہ انہیں کالج میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔

قاہرہ ۳ ؍اگست۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج وفد پارٹی کے ایک ترجمان نے یہ انکشاف کیا۔ کہ وفد (نیشلسٹ) پارٹی کی طرف سے حکومت برطانیہ کو اس مطلب کی ایک یادداشت ارسال کی گئی ہے۔ کہ غیر ملکی فوجیں مصر سے نکل جائیں۔ اور سوڈان حکومت مصر کے حوالے کر دیا جائے۔ اس یادداشت میں یہ درخواست بھی کی گئی ہے۔ کہ مصر پر عائد کردہ تمام مالی اور اقتصادی پابندیاں ہٹائی جائیں۔

سان فرانسسکو ۳ ؍اگست اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ برطانوی اور دیگر اتحادی جنگی جہازوں نے ہوائی جہازوں کے ہمراہ تین روز تک سنگاپور کے سمندر میں جاپانی جہازوں اور فوجی ٹھکانوں پر شدید بمباری کی۔

لنڈن ۳ ؍اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ اور عراق کے درمیان ادھار پٹے کے سلسلے میں ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔

وی آنا ۳ ؍اگست۔ برطانوی امریکن اور فرانسیسی فوجوں نے کل وی آنا کے مختلف رقبوں پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر آسٹریا کی راجدھانی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی تک خاص فوج راجدھانی میں داخل نہیں ہوئی۔

سرینگر ۳ ؍اگست۔ ریاست کی پولیس نے کشمیر نیشنل کانفرنس اور مسلم کانفرنس کے ۵۰ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر کانگرس مولانا آزاد۔ پنڈت جواہر لعل نہرو خان عبد الغفار خاں کے "کشتی جلوس" کے دوران میں نیشنل کانفرنس اور مسلم کانفرنس میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ اور ایک دوسرے پر پتھر وغیرہ پھینکے گئے۔ جس کے نتیجہ میں چند آدمیوں کو ضربات آئیں۔ اور ایک درزی شدید زخموں کی وجہ سے چل بسا۔ پولیس اطلاع دینے پر پہنچ گئی۔ اور حالات پر قابو پا لیا گیا۔ پولیس نے ہلکا سا لاٹھی چارج کر کے جہلم کے چوتھے پل پر ہجوم کو منتشر کر دیا۔

لنڈن ۳ ؍اگست واحد ہندوستانی پیر لارڈ سنہا پہلی بار ہاؤس آف لارڈز میں بیٹھے۔ اور آپ نے اعلان کیا۔ کہ وہ اپنے باپ کی طرح لبرل پارٹی سے وابستہ رہیں گے۔ اور لیبر پارٹی میں شامل ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

پیرس ۳ ؍اگست۔ وشی گورنمنٹ کے سابق وزیر اعظم ایم لاول کو آج آسٹریا سے واپس پیرس لایا گیا۔

لاہور ۳ ؍اگست۔ محکمہ زراعت پنجاب نے مردوں اور عورتوں کو سبزیوں کے اچار مربے اور چٹنیاں بنانے کی تربیت دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ مختلف شہروں میں تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ کچھ فیس نہ لی جائے گی۔ چار پانچ دن کا کورس ہوگا۔ درخواستیں ابھی سے فروٹ سپیشلسٹ لائل پور کے نام بھیج دینی چاہئیں۔

کانپور ۳ ؍اگست۔ کرامت علی صدر حج کمیٹی یو۔ پی نے حکومت سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ہر عازم حج کے احرام باندھنے کے لئے ۱۵ گز کپڑا اور ۵ سیر کھانڈ بہم کرے۔ جیسے کہ پچھلے سال کیا گیا تھا۔

واشنگٹن ۳ ؍اگست امریکہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ نے یکم جولائی ۱۹۴۰ء سے اس وقت تک ہندوستان میں ۸۴ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر صرف کئے۔ جو جنگی سامان خریدنے اور دیگر شہری ضرورتوں پر ہوئے۔